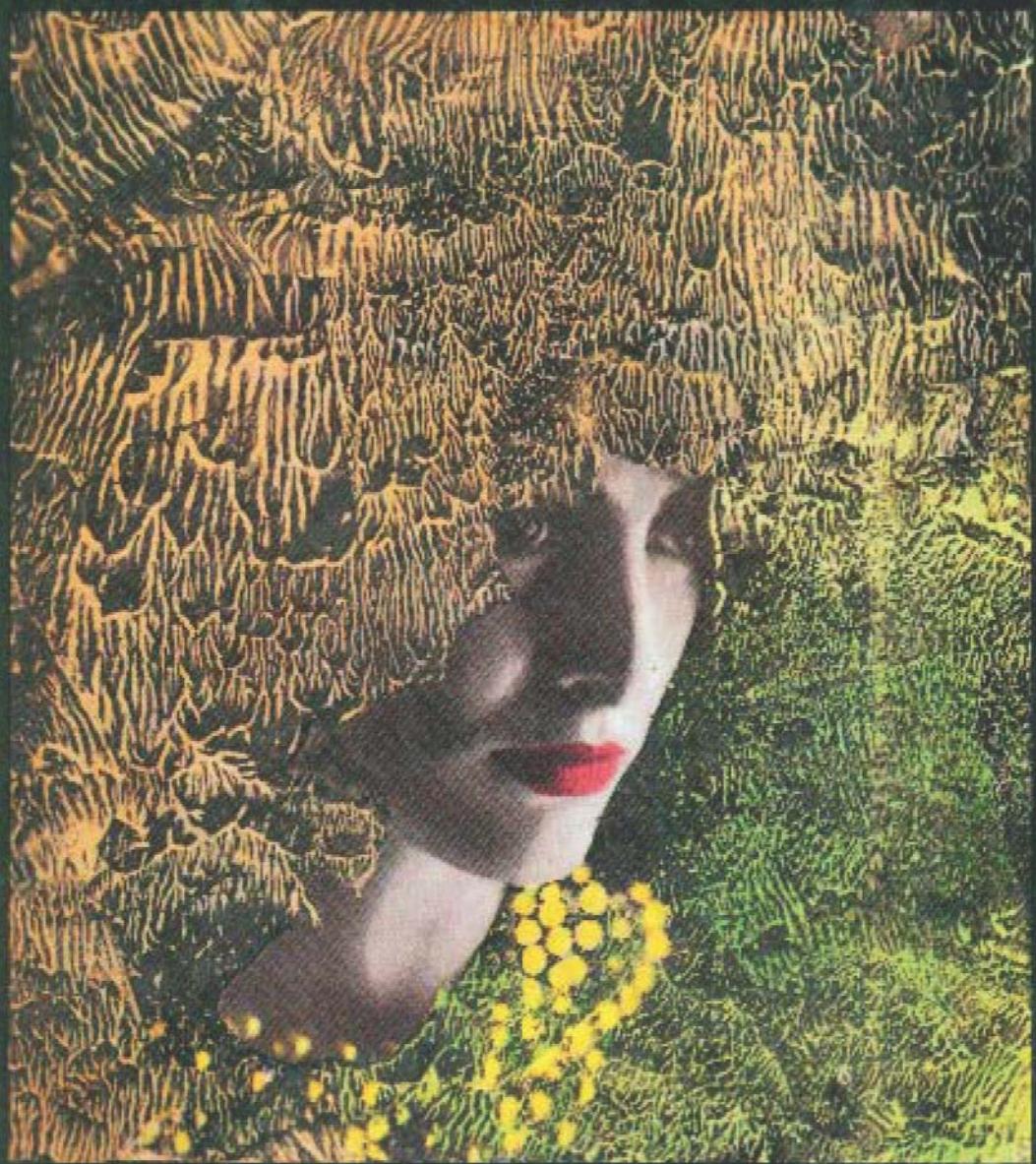


میری اُنٹوں سا

ناول



و لا کا نھر
ترجمہ قاضی جاویدہ

میری انطونیا

(نال)

(یادوں کی پرچھائیاں)

ولاکا تھر

مترجم: قاضی جاوید

مشعل

آر-بی 5، سینٹ فلور، عوامی کمپلکس

عثمان بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور 54600، پاکستان

MashalBooks.com

فہرست

۵	عرض ہے	
۹	جنیز و وڈرس	دیپاچہ
۱۳	شرد اگرانہ	پہلا حصہ
۱۰۱	بھاڑے کی چھوکریاں	دوسرਾ حصہ
۱۷۲	لینانگارڈ	تیسرا حصہ
۱۹۶	پائونسٹر عورت کی کہانی	چوتھا حصہ
۲۱۲	کیوزک بڑکے	پنجم حصہ

عرض ہے ...

گزشتہ گر میوں میں جب موسم کی شدت عروج پڑتی، میں اور جم برڈن اتفاق سے ایک ہی ٹرین پر ایودا کے علاقے سے گزر رہے تھے۔ ہم پرانے دوست ہیں۔ نیسا کا کے ایک ہی شہر میں ہم دونوں پلے بڑھے تھے اور آپس میں کہنے سننے کو ہمارے پاس بہت کچھ تھا۔ ہم اس ڈبے میں بیٹھے تھے جس سے چاروں طرف کاظارہ کیا جا سکتا تھا۔ ٹرین گندم کے بے انت کھیتوں، دیپاتوں، چراگا ہوں اور شاہ بلوط کے گرمی سے بے جان جھنڈ پار کرتی ہوئی فرائے بھرتی گزرتی جا رہی تھی۔

ڈبے میں بے انتا گرمی تھی اور ہر شے سرخ گرد کی دیز تھہ سے ڈھکی ہوئی تھی۔ گرد، گرمی اور گرم ہوا کیں، ہمیں بہت سی یادیں دلا رہی تھیں۔ ہم ان چھوٹے چھوٹے شہروں میں بچپن کے دنوں کی باتیں کر رہے تھے جو گیہوں اور لکھی کے انباروں تلنے دے ہوتے تھے، جہاں موسموں کی شدت سے زندگی میں ایک نیا چونکا پن پیدا ہو جاتا تھا، جہاں لوکے تپھیروں سے پریشان ہرے بھرے کھیت جھلتے آساناً تلنے میلوں پھیلے ہوتے تھے، جہاں سبزے اور گھاس کی بوسانس کو بوجھل کر دیتی تھی، جہاں رنگوں کی چک آنکھوں کو چند ہی دیتی تھی، اور جاڑوں میں برف سے تقریباً عاری لیکن ٹھہرا دینے والی ہوا یا سارے دیپات کونگا کر کے ایک بے رنگ چادر میں بدل دیتی تھیں۔ ہم دونوں کا یہی خیال تھا کہ وہ لوگ جن کا بچپن ان چھوٹے چھوٹے شہروں میں نہیں گزرا ہو وہ ان تاثرات کو نہیں سمجھ سکتے۔ یا ایک قدم کا علاقائی راز تھا۔

حالانکہ جم برڈن اور میں دونوں ہی نیویارک میں رہتے ہیں۔ لیکن ہماری ملاقات بہت کم ہوتی ہے۔ جم ویٹرن ریلوے کمپنیوں میں سے ایک کمپنی کا قانونی مشیر ہے اور اکثر اپنے دفتر سے باہر رہتا ہے۔ ہمارے نہ ملنے کی ایک وجہ یہ ہے، اور دوسری یہ مجھے اس کی بیوی

پسند نہیں۔ وہ جاذب نظر، مستعد اور منتظم قسم کی عورت ہے، لیکن مجھے وہ جذبوں سے عاری اور طبعیاً سپاٹ لگتی ہے۔ میرے خیال میں جم کی سادہ پسندی اسے ایک آنکھ نہیں بھاتی اور وہ اپنا وقت اعلیٰ خیالات لیکن معمولی قابلیت والے جوان شاعروں اور مصوروں کی سر پرستی میں گزارنا زیادہ اہم سمجھتی ہے۔ اسکے پاس اپنی جائیداد ہے اور وہ اپنی مرضی کی زندگی گزارنے ہے۔ بہر حال کسی نامعلوم وجہ کی بنا پر وہ خود کو مسز جم برڈن ہی کھلانا چاہتی ہے۔

جہاں تک جم کا ذکر ہے وہ ما یوسیوں کے باوجود نہیں بدلا ہے۔ اسکی رومانی طبیعت جو بچپن میں مضمکہ خیز لگتی تھی اس کی کامیابی کا اہم عنصر ہے۔ اپنے اس عظیم علاقے سے اسے جذباتی لگاؤ ہے جہاں سے اس کی ریلوے لائن گزرتی ہے۔ اس علاقے میں جم کو جو گمرا اعتناد ہے اور اس کا جو علم اس نے حاصل کر رکھا ہے، اس نے علاقے کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ اس گرم دن، جب کہ ہم اپودا سے گزر رہے تھے، بار بار ہماری گفتگو ایک مرکزی شخصیت کی طرف پلٹ جاتی تھی۔ یہ ایک خانہ بدشہ کی تھی، جسے ایک طویل عرصہ پہلے ہم دونوں جانتے تھے۔ ہماری یادوں میں کوئی اور شخصیت ایسی نہیں تھی جو اس لڑکی سے بڑھ کر اس علاقے سے، یہاں کے حالات سے، ہمارے بچپن کے ایڈ و پچرز سے وابستہ ہو۔ میں اس سے بچپن کے دونوں کے بعد پھر کبھی نہیں ملا تھا۔ البتہ جم نے برسوں کے بعد اسے ڈھونڈنا لاقہا اور اس کے ساتھ پھر سے دوستی کر لی تھی۔ اسے اس ناطے کی بڑی قدر تھی۔ اس روز وہی لڑکی اس کے دماغ پر حاوی تھی۔ جم کی باتوں نے میرے دل میں پھر سے اس لڑکی کے وجود، اس کی شخصیت اور اس کے لیے میرے پرانے جذبات کو تازہ کر دیا۔

الطوبیا کے متعلق میں وقتاً فوتاً اپنی یادیں قلمبند کرتا رہتا ہوں۔ جم نے کہا اس علاقے میں اپنے طویل سفروں کے دوران ان یادوں سے دل بہلاتا ہوں۔

جب میں نے ان تحریروں کو پڑھنے کی خواہش ظاہر کی تو اس نے حایی بھر لی۔۔۔۔۔
بشر طیکہ وہ کبھی مکمل ہو جائیں۔

کئی مہینوں بعد، ایک طوفانی سر دشام کو جم ایک پلنڈہ لیے میرے گھر آیا۔ نشت گاہ میں آگ کے سامنے ہاتھ سینکتے ہوئے کہنے لگا:

’یہ ہیں الطوبیا کی یادیں۔ کیا تم اب بھی انہیں پڑھنا چاہو گی؟ میں نے کل رات ہی انہیں مکمل کیا ہے۔ البتہ ابھی ترتیب نہیں دیا۔ وہ سب کچھ میں نے کاغذ پر منتقل کر دیا ہے جو اس

کے نام سے میرے ذہن میں آتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ان تحریروں کا اسلوب کوئی مناسب نہیں ہے۔ خیر، ابھی تو ان کا عنوان بھی نہیں ہے۔“

وہ دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ میرے ڈیک پر بیٹھ کر اس نے فائل کے ایک کونے میں لفظ انطونیا، لکھ دیا۔ پھر ایک لمحے کے لیے اس کے ماتھے پرمل آئے اور اس نے انطونیا کے ساتھ میری، کا اضافہ کر دیا۔

لگتا تھا کہ اس بات نے اسے سکون بخش دیا تھا۔

A

MashalBooks.com

‘میری انطونیا’

دو تہذیبوں کا حسین امترانج

جیز و وڈرس

(اقتباس)

ادیب کی حیثیت سے ولاکاٹھر کی مقبولیت کا راز یہ ہے کہ انہوں نے نہایت فنکاری سے اپنے دلی (امریکی) تجربے کو اپنی یورپی تہذیب کی جڑوں سے جوڑا ہے۔ ولاکاٹھر کے ذاتی تجربے اور ان کے ناولوں کے درمیان ایک گہرا رشتہ ہے، گویہ رشتہ دو قسم کا ہے۔ ایک طرف تو جسمانی تجربہ ہے، انطونیا جیسے افراد سے میل جوں کا، بُراسکا میں زندگی کے ایڈوچر کا، کھیتوں میں کام کرنے والی تارک الوطن عورتوں کی خوداگی ابزني سنی ہوئی کہانیوں کا۔ دوسری طرف ذہنی تجربہ ہے: کتابوں کے ذریعہ خیالی سفر، شاعری، ناول اور ڈراموں کے ذریعہ فرانس، روم، غرض ساری دنیا سے جان پہچان۔ ولاکاٹھر کے آرٹ میں یہ دو قسم کے تجربے بہت خوبصورتی سے ایک دوسرے سے ہم آہنگ ملتے ہیں۔ امریکہ کی وپسٹر کاؤنٹی میں ولاکاٹھر کی جڑیں بہت مضبوط ہیں، لیکن اس کے ساتھ پرانی (یوروپین) کلچر کے متعلق انکا علم اور اس کلچر سے ان کی حساسیت ایک ہم گیر نضما کی طرح ان کے ناولوں میں چھائی ہوئی ملتی ہے۔ تجربے کی یہ دونوں سطحیں جس طرح ایک دوسرے میں سموئی ہوئی ہیں ‘میری انطونیا’، اس کی ایک بہترین مثال ہے۔

کردار اور ڈرامہ، رومانس اور رنگینی۔۔۔۔۔ مختصرًا جذبات اور احساسات۔۔۔۔۔ ‘میری انطونیا’ میں بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ اکثر و بیشتر ان جذبات کا منبع مصنف کی اپنی نوٹاچ کی یادیں ہیں۔ انطونیا کوئی فرضی کردار نہیں، سچ مجھ کی شخصیت تھی جس کے باپ نے

واقعی خودکشی کر لی تھی اور جس نے ایک بوہمین کسان سے شادی کرنے کے بعد بہت پرمسرت زندگی بسر کی۔ جن گھاس کے میدانوں پر اس نے انہٹائی محنت سے کام کر کے انہیں قابل کاشت بنایا تھا ان کھیتوں کے پھل سے پھر اس نے آسائش حاصل کی اور ایک خوبصورت خاندان کو پروان چڑھایا۔ ناول میں جوداستان گو ہے (جم برڈن) وہ بھی قطعی طور پر فرضی نہیں ہے۔ دراصل اس نے نبراس کا میں اپنی زندگی کے اولین سالوں کا جو تجربہ بیان کیا ہے وہ خود والا کا قھر کے تجربے سے ملتا جلتا ہے۔ شاید ولہ کا قھر انطونیا کو اس وقت نہ جانتی ہو جب وہ اپنے دادا کے کھیت پر رہتی تھی، لیکن جب انطونیا والا کا قھر انطونیا کے ایک ہمسائے کے بیہاں کام کرنے کے لیے آئی تب سے ان دونوں کے درمیان ایک گہری دوستی قائم ہوئی جو زندگی بھر رہی۔

تارک الوطن خاندان کا یہ قصہ جو پرانی دنیا کو خیر باد کہہ کرنی دنیا میں بننے آیا تھا، یہ بھی کوئی فرضی قصہ نہیں، بلکہ اس میں یورپی لوگوں کی امریکہ میں آباد کاری کی پوری داستان مختصرًا ملتی ہے۔ 'میری انطونیا' کے اس مشہور نکٹرے میں جہاں کام کرنے والی لڑکیاں پکنک کرنے جاتی ہیں، والا کا قھر نے مغربی میدانوں کو تسبیح کرنے والے پائونیر کسان کی ایک یادگار تصویر کھینچی ہے۔ پر امن زمانہ کا واقعہ ہے جب جم برڈن بلیک ہوک کو خیر باد کہہ کر کانچ جانیوالا ہے عبارت عالمتی طور پر بیک وقت جم برڈن کے بچپن کے خاتمے کا بھی اعلان کرتی ہے اور پاپو نیرنگ عہد کے خاتمے کا بھی۔ گھاس کے میدان کے پرے سورج ڈوب رہا ہے۔ جم اور لڑکیوں کی نظریں اوچے اوچے میدانوں پر سے ہوتی ہوئی افق کی طرف جاتی ہیں۔ وہاں ڈوبتے ہوئے سورج کے سامنے کسی بڑی شر کا لاپرتو ہے۔ یہ عجیب سی پراسرار چیزان کو حیرت سے ساکت کر دیتی ہے وہ اٹھ کر اس شے کو غور سے دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

'ایک پل میں ہم نے یہ جان لیا کہ یہ کیا چیز تھی۔ کسی اوچے کھیت پر کوئی کسان ایک ہل چھوڑ گیا تھا۔ سورج بالکل اس کے عقب میں ڈوب رہا تھا۔ افق کی لائن پر پھیلی ہوئی روشنی نے اس کا سائز کئی گناہڑا کر دیا تھا اور اس وقت ایسا ہوا تھا کہ ہل سورج کی دائرے میں فریم ہو گیا تھا اور اس کے مختلف حصوں کے پکھلتے سرخ رنگ نے عجیب و غریب ہیئت اختیار کر لی تھی۔

اب وہ اپنے بھاری بھر کم حصے کو لئے کھڑا تھا، جیسے سورج کے اندر اسکی تصویر گھر دی گئی ہو؛ تارک الوطنوں کی مغرب کی طرف پھیلاؤ کا اس سے اچھا استغفارہ اور کیا ہو سکتا تھا۔ آپ کو یاد ہو گا کہ اس عبارت میں جن لڑکیوں کا ذکر ہے ان میں سے دو بوہمین انطونیا